FLOW CHART | **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشۂ ربط | نظمِ جلی

63- سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ

آیات : 11 ...... مَدَنِيَّة ...... پیراگراف : 2

منافقین کی بارہ (12) صفات

پہلا پیراگراف آیات:1 تا 8

مرکزی مضمون :

مخلص مسلمانوں کو ہدایت کہ وہ منافقین کے مختلف حربوں اور چالوں کو سمجھیں اور منافقین کو تنبیہ کہ اُن کے مرض کا علاج ، اللہ کی یاد ﴿ ذِكْرُ اللّٰه ﴾ ، موت کے تصور اور ﴿ اِنفاق فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾ سے ممکن ہے۔

دوسرا پیراگراف آیات:9 تا 11

﴿ذِكْر اللّٰهِ﴾ اور ﴿اِنفاق﴾ سے منافقت کا علاج ممکن ہے
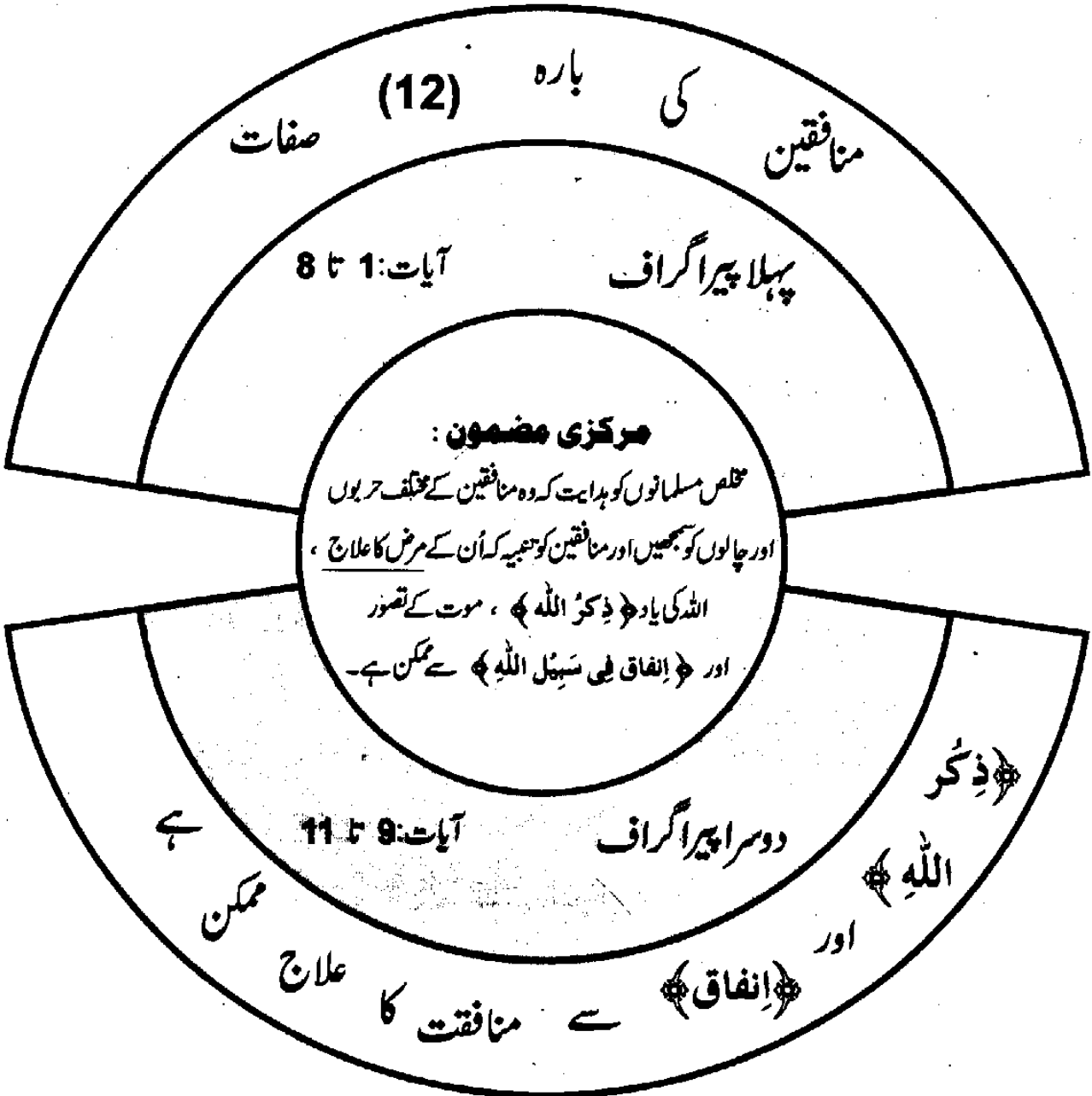
زمانۂ نزول:

سورت ﴿ الْمُنَافِقُون ﴾ غزوۂ بنی المُصْطَلق (شعبان 6ھ) سے واپسی پر نازل ہوئی ، جب رئیس المنافقین عبد اللہ بن اُبَیّ نے کہا تھا کہ وہ زیادہ عزت والا ﴿ الْأَعَزُّ ﴾ ہے، اور نَعوذُ بِاللّٰہ رسول اللہ ﷺ ﴿ الْأَذَلّ ﴾ یعنی زیادہ ذلیل ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کو مدینے سے نکال باہر کرے گا۔

سورۃ المُنافِقُون کے فضائل

جمعہ کی نماز میں، رسول اللہ ﷺ سُورَۃُ الجُمُعَہ اور سُورَۃُ المُنافِقُون کی تلاوت فرمایا کرتے تھے. یعنی آپ ﷺ چاہتے تھے کہ ہر خاص و عام تک اِن دو سورتوں کا مضمون پہنچ جائے اور وہ نہ صرف انہیں زبانی یاد کر لیں، بلکہ اِن کے احکام پر عمل کرنے لگیں۔
(صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ، باب ما یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ، حدیث: 2,063)

سورۃ المُنافِقُون کا کتابی ربط

پچھلی سُورَۃُ الجُمُعَہ میں بتایا گیا تھا کہ اسلامی ریاست کے استحکام اور اہلِ ایمان کے تزکیے کے لیے، کتاب وسنت سے چمٹنا اور (نمازِ جمعہ اور خطبۂ جمعہ کے) اجتماعی نظم کو قائم رکھنا ضروری ہے، ورنہ یہ امت بھی یہودی علماء کی طرح ہو جائے گی، جن کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہیں۔ یہاں سورۃ المنافقون میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی ریاست کے استحکام اور جہاد کی کامیابی کے لیے، منافقت سے بچنا، اللہ کو کثرت سے یاد کرنا اور دنیا سے بے رغبتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، دل کھول کر اللہ کی راہ میں ﴿اِنفاق﴾ یعنی خرچ کرنا ضروری ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ﴾ " رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ مت کرو! جب تک یہ منتشر نہ ہو جائیں" (آیت: 7)۔ منافقین کے سردار، اپنے زیرِ اثر افراد سے کہتے کہ غریب اور مہاجر مسلمانوں پر خرچ مت کرو، یہاں تک کہ مدینے میں مہاجرین اور انصار کا اتحاد پارہ پارہ ہو جائے اور نئی اسلامی جماعت انتشار سے دوچار ہو جائے۔

2- ﴿ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ﴾ ''اللہ کی راہ میں اُس مال میں سے خرچ کرو، جو ہم نے تمہیں دیا ہے، اس سے پہلے کہ تمہاری موت آئے'' (آیت: 10)۔ آیت نمبر 7 کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ منافقین کی باتوں میں نہ آؤ۔ موت سے پہلے اللہ کی راہ میں تمہیں ضرور خرچ کرنا چاہیے۔

سورۃ المُنافِقُون کا نظمِ جلی

سورۃ المُنافِقُون دو (2) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1۔ آیات 1 تا 8 : پہلے پیراگراف میں، منافقین کی بارہ (12) صفات گنوائی گئی ہیں۔

(a) منافقین کا کلمۂ شہادت جھوٹا ہوتا ہے۔

(b) منافقین، سچے مسلمانوں کی سزا سے بچنے کے لیے، کلمۂ شہادت کو ڈھال ﴿ جُنَّـةً ﴾ بنا لیتے ہیں۔

(c) منافقین کم عقل اور غیر فقیہ ہوتے ہیں۔ ﴿ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴾

(d) منافقین چرب زبان ہوتے ہیں، لکڑی کے کندے ہوتے ہیں۔

﴿وَإِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾

(e) منافقین کے دل میں چور ہوتا ہے، ہر آہٹ کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔﴿ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ﴾

(f) منافقین، سچے مسلمانوں کے دشمن ہوتے ہیں، ان سے چوکنا رہنا ضروری ہے۔﴿هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ﴾

(g) منافقین، متکبر ہوتے ہیں، اس لیے اپنی غلطی کو تسلیم کر کے ، طالبِ مغفرت نہیں ہوتے۔

﴿ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴾ (آیت:5)

(h) منافقین فاسق ہوتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی دعا کے باوجود ،اللہ ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔

(i) منافقین خود بخیل ہوتے ہیں۔

(j) اور دوسروں کو ﴿ لَا تُنْفِقُوْا ﴾ کہہ کر ،غریب مسلمانوں پر انفاق سے روکتے ہیں، تا کہ اسلامی وحدت انتشار کا شکار ہو جائے۔

(k) منافقین اپنے آپ کو باعزت اور سچے مسلمانوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔

(l) منافقین مال و اولاد کی محبت میں گرفتار اور ﴿ ذِكْرُ اللّٰهِ ﴾ سے غافل ہوتے ہیں۔

2۔ آیات 9 تا 11 : دوسرے پیراگراف میں، منافقت کے مرض کا علاج تجویز کیا گیا ہے۔

﴿ ذِكْرُ اللّٰهِ ﴾ اور ﴿ اِنفاق ﴾ سے، منافقت کا علاج ممکن ہے۔ اللہ کی یاد ﴿ ذِكْرُ اللّٰهِ ﴾، موت کے تصوّر اور ﴿ اِنفاق ﴾ سے منافقت کا علاج ممکن ہے۔ مال اور اولاد کی محبت، مسلمانوں کو اللہ کی یاد ﴿ ذِكْرُ اللّٰهِ ﴾ سے غافل کر سکتی ہے، ایسی صورت میں خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔ موت کا وقت ٹالا نہیں جاتا، صالحین میں شامل ہونے کے لیے، موت سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے ﴿ اَنْفِقُوْا ﴾ کا حکم دیا گیا، ورنہ روزِ قیامت پچھتاوا ہوگا۔

مرکزی مضمون

مخلص مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ منافقین کے مختلف حربوں اور چالوں کو سمجھیں اور منافقین کو تنبیہ کی گئی کہ اُن کے مرض کا علاج، تین باتوں سے ممکن ہے۔ (1) اللہ کی یاد ﴿ ذِكْرُ اللّٰهِ ﴾ ، (2) موت کے تصوّر یعنی فکرِ آخرت اور (3) ﴿ اِنفاق فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾

64- سُوْرَةُ التَّغَابُن

آیات : 18 ...... مَدَنِيَّة" ...... پیراگراف : 2

مشرکینِ مکہ کے خلاف فردِ جرم اور دعوتِ توحید و آخرت

پہلا پیراگراف آیات: 1 تا 13

مرکزی مضمون :

آخرت کی ہار جیت ہی ،

اصل ہار جیت ﴿تغابن﴾ ہے۔

آخرت کے لیے سخاوت اور فیاضی کا مظاہرہ کرو !

تاکہ نئی اسلامی ریاست کو استحکام حاصل ہو

اور جہاد کی اگلی منزلیں آسان ہو جائیں۔

دوسرا پیراگراف آیات: 14 تا 18

مسلمانوں کو اپنے کافر رشتے داروں سے لڑنے کے لیے تیار رہنے کی ہدایت
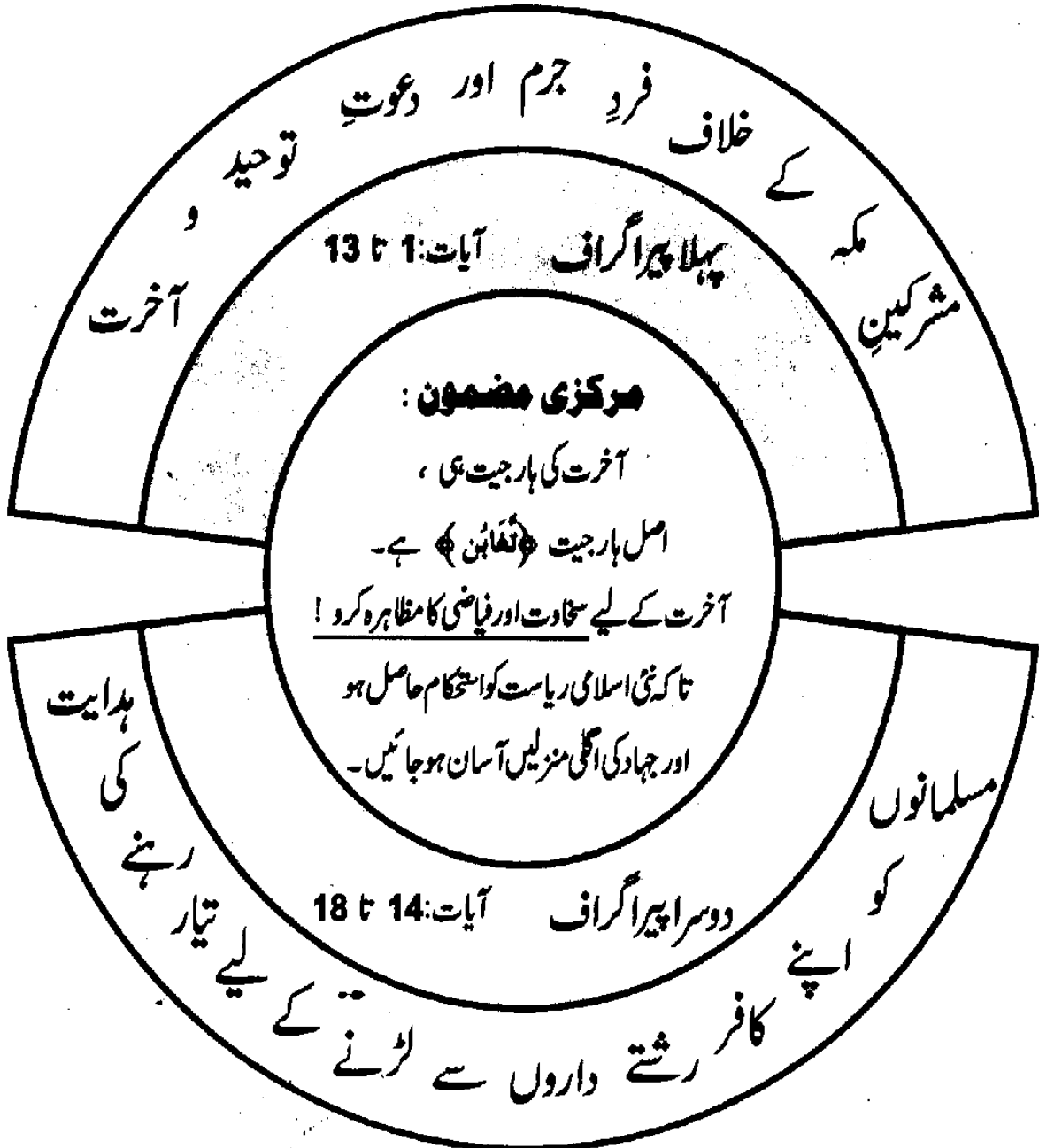
زمانۂ نزول

سورۃ ﴿ التغابن ﴾ غالباً پہلی مکمل سورت ہے، جو 1ھ میں، مدینۂ منورہ کی ہجرت کے بعد نازل ہوئی۔ اس سے پہلے، ہجرت کے فوراً بعد سورۃ ﴿ الحج ﴾ کی چند آیات (25 تا 78) نازل ہوئیں تھیں۔

اس سورت کے ذریعے مہاجرین وانصار کو ﴿ اِنفاق ﴾ اور ﴿ جہاد ﴾ کے لئے تیار کیا گیا۔

مدنی سورت ہونے کے باوجود، سورۃ ﴿ التَّغَابُن ﴾ کا مزاج مکی سورتوں سے مشابہ ہے، لیکن اس میں ﴿ اِنفاق ﴾ (آیت:16) اور ﴿ قرضِ حسن ﴾ (آیت 17) کی اپیل بھی ہے، اور مہاجرین کے لیے نصیحت بھی ہے کہ جن رشتے داروں اور مکانات وجائیداد وغیرہ کو یہ مکے میں چھوڑ آئے ہیں ، وہ ان کے ایمان کے لیے آزمائش ﴿ فِتْنَة ﴾ ہیں۔ (آیت نمبر:15)۔ سورۃ ﴿ التغابن ﴾ میں ﴿ قِتال ﴾ کا ذکر نہیں ہے، لیکن نئی اسلامی ریاست کے استحکام کے لیے، ﴿ مالی جہاد ﴾ یعنی ﴿ اِنفاق ﴾ کا ذکر ہے اور قریشِ مکہ کے خلاف جنگ کے لیے تمہید اور اُن کے خلاف فردِ جرم (Charge sheet) بھی ہے۔

نومسلموں کو ذہنی طور پر جنگ کے لیے تیار کیا گیا ہے اور قریشِ مکہ سے جنگ کا جواز (Legitimacy of war) فراہم کیا گیا ہے کہ

1- قریشِ مکہ، رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو ﴿ بشر ﴾ یعنی انسان کہہ کر مسترد کر چکے تھے۔ ﴿ اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ؟ ﴾ "کیا ایک انسان ہمیں ہدایت دے گا" ؟ (آیت:6)۔ مشرکینِ مکہ اپنے بتوں کی محبت میں، رسول اللہ ﷺ اور اُن کے ساتھیوں کو جلاوطن کر چکے ہیں۔

2- یہ منکرین آخرت بھی تھے، جو کہتے تھے کہ ہم دوبارہ نہیں اُٹھائے جائیں گے ﴿ لَنْ يُّبْعَثُوْا ﴾۔ (آیت:7)

سورۃ التغابن کے فضائل

یہ سورۃ بھی ﴿ مُسَبِّحَات ﴾ میں شامل ہے۔ یعنی سَبَّحَ يُسَبِّحُ یا سُبحَان سے شروع ہونے والی سورتیں ہیں۔

ان میں سُورۃُ الحدید، سُورۃُ الحشر، سُورۃُ الصف، سُورۃُ الجمعہ، سُورۃُ التغابن، اور سُورۃُ بنی اسرائیل اور سُورۃُ الاعلیٰ شامل ہیں۔

﴿ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ ، وَيَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ آيَةٍ ﴾ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے ﴿ مُسَبِّحَات ﴾ کی تلاوت فرمایا کرتے اور کہتے "ان میں سے ایک آیت ہزار آیات سے بہتر ہے۔" (جامع ترمذی، ابواب فضائلِ قرآن ، حدیث: 2,921 ، حسن)

سورۃ التغابن کا کتابی ربط

پچھلی سورة ﴿المنافقون﴾ میں اسلامی ریاست کے استحکام کے لیے منافقین کی سازشوں سے بچنے کا مشورہ تھا اور ﴿اِنفاق﴾ کی ترغیب تھی۔ یہاں سورة ﴿التغابن﴾ میں بتایا گیا ہے کہ ﴿جہاد﴾ کی کامیابی کے لیے، فوجی اور عسکری کارروائیوں سے پہلے، ریاست کا معاشی اور اقتصادی طور پر مستحکم ہونا ضروری ہے اور یہ صرف مسلمانوں کے فیاضانہ ﴿انفاق﴾ ہی سے ممکن ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- صحیح عقیدۂ توحید: اس چھوٹی سی سورت میں، اللہ کی متعدد صفات بیان کی گئی ہیں، تا کہ نوزائیدہ اسلامی مملکت کے مومن شہری، کامل عقیدہ صفات کے ساتھ، اِنفاق وجہاد کے اگلے مرحلوں کے لیے تیار ہو جائیں۔

بے عیب ہستی (آیت:1)، المَلِك بادشاہ (آیت:1)، قابلِ تعریف (آیت:1)، قَدِیر (آیت:1)، خَالق (آیت:2) بَصِیر (آیت:2)، مُصَوِّر (آیت:3)، عَلِیم (آیت:4، 18)، غَنِیّ و حَمِید (آیت:6)، هادیٔ قَلب (آیت:11) اله، وَكيل (آیت:13)، غَفُور (آیت:17)، شَكُور (آیت:17)، حَلِیم (آیت:17) عَالِم، (آیت:18) عَزِیز، (آیت:18)، حَکِیم (آیت:18)۔

2- دعوتِ ایمان وعمل: اس سورت میں ﴿فَـاٰمِنُـوا بِاللّٰهِ وَرَسُـوۡلِـهٖ﴾ کے الفاظ سے 'دعوتِ ایمان' دی گئی اور ﴿اَطِـيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُـوۡلَ﴾ اور ﴿وَاسۡمَـعُـوۡا وَاَطِـيۡعُوۡا﴾ کے الفاظ سے 'دعوتِ اِطاعت' دی گئی ہے۔ یہ استحکامِ تنظیم وجماعت کے لیے ایک لازمی امر ہے۔

3- ہار جیت کا دن: قیامت کے دن کو، ﴿يَوۡمُ التَّغَابُنِ﴾ ہار جیت کا دن کہا گیا ہے۔ (آیت:9)

4- اس سورت میں تخلیق کے تذکرے کے بعد، اللہ کی طرف سے دی گئی کفر و ایمان کی آزادی کے اختیار (Freedom of Faith) کا ذکر کیا گیا ہے۔ ﴿فَمِنۡكُمۡ "كَافِرٌ" وَمِنۡكُمۡ "مُّؤۡمِنٌ"﴾

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ ﴿كَافِر﴾ اور ﴿مُؤۡمِن﴾ دونوں اسمِ فاعل ہیں۔ یعنی "تم میں سے کوئی کفر کر رہا ہے اور کوئی ایمان لا رہا ہے۔" (آیت:3)۔

5- مشرکینِ مکہ کے خلاف فردِ جرم اور جہاد کا جواز (Legitimacy of War):

(a) مشرکینِ مکہ، رسالت اور بشریت کا ایک ذات میں جمع ہونا، خلافِ عقل سمجھتے ہیں۔ یہ منکرِ رسالتِ محمدی ﷺ تھے (آیت:6)۔

(b) مشرکینِ مکہ منکرِ قیامت اور منکرِ جزا وسزا بھی تھے۔ (آیت:7)

6۔ ازواج واولاد دشمن ہو سکتے ہیں:

اس سورت میں ﴿إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ﴾(آیت:14) کے الفاظ سے یہ حقیقت بیان کی گئی کہ (مکے میں مقیم) تمہاری بیویاں اور اولاد، تمہاری دشمن ہو سکتی ہے۔

7- اَموال واَولاد آزمائش ہیں: اس سورت میں ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾(آیت:15) کے الفاظ سے اموال اور اولاد کو آزمائش ﴿فِتْنَة﴾ قرار دیا گیا۔

سورۃ التغابن کا نظمِ جلی

سورۃ التغابن دو (2) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1۔آیات 1 تا 13: پہلے پیراگراف میں، مشرکینِ مکہ کے خلاف فردِ جرم اور دعوتِ توحید وآخرت ہے۔

اللہ کی بے عیب، خالق، بادشاہ اور بصیر وقدیر ہستی ہی، حمد کی سزاوار ہے۔

انسان کو آزادیٔ اختیار (Freedom of Faith) عطا کی گئی ہے۔﴿ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ﴾

زمین وآسمان کی تخلیق بامقصد ہے، انسان کو بہترین ﴿ تصویر﴾ عطا کی گئی ہے۔(آیت:3)۔

﴿ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾

اور تخلیق کا مقصد، آخرت کی باز پرس اور انسان کی آزمائش ہے۔ اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔

سینوں کے رازوں سے واقف مکمل علم رکھنے والی ہستی ﴿اللہ﴾ ہی ہے، وہ روزِ قیامت احتساب کرے گا۔(آیت:4)

مشرکینِ مکہ کی طرح، پچھلی کافر قومیں بھی، رسولوں کو بشر تسلیم کرتی تھیں، لیکن رسول وہادی نہیں، چنانچہ وہ ہلاک کی گئیں۔(آیت:6)

مشرکینِ مکہ کا دوسرا جرم یہ تھا کہ یہ منکرینِ آخرت ہیں حالانکہ آخرت کا برپا کرنا، مندرجہ بالا صفات رکھنے والے اللہ کے لیے بہت آسان ہے ﴿ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ (آیت:7)۔

مشرکین وکافرینِ مکہ کو اللہ، آخری رسول محمد ﷺ اور وحی کے ﴿نور﴾ یعنی قرآن وسنت پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی۔ ﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ﴾ (آیت:8)۔

قیامت کا دن، ﴿يَوْمُ التَّغَابُنِ ﴾ یعنی ہار جیت کا دن ہے، ایمان اور عمل کی صورت میں جنت اور فوزِ عظیم نصیب ہو سکتی ہے۔(آیت:9)۔ کفر وتکذیب کی صورت میں، دوزخ میں جانا پڑے گا (آیت:10)۔

دنیاوی مصیبتوں سے ڈر کر، ایمان نہ لانا حماقت ہے۔ ایمان کی صورت میں، اللہ دلوں کو ہدایت نصیب کرتا ہے ﴿وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ﴾(آیت:11)۔

مہاجرین اور نو مسلموں کو دوبارہ دعوتِ ایمان دی گئی اور توحید و توکّل کا مشورہ دیا گیا۔ (آیت: 13)

2۔ آیات 14 تا 18: دوسرے پیراگراف میں، مہاجر مسلمانوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے کافر رشتے داروں سے لڑنے کے لیے تیار رہیں

مسلمان، مکے کے مشرک و کافر رشتے داروں کو، آزمائش اور دشمن سمجھ کر، چوکنے رہیں۔ (آیت: 14)

مسلمانوں کے اموال اور ان کی اولاد بھی دشمن ہوسکتی ہے۔ اُن سے عفو و درگذر اور بخشش کا رویہ اختیار کرتے ہوئے، اللہ کے اجرِ عظیم پر نظر رکھنا چاہیے۔ (آیات: 15، 16)۔

نوزائیدہ اسلامی ریاست کے مؤمن شہریوں کو چار (4) ہدایات دی گئیں۔ اپنی استطاعت کے مطابق، (1) سمع (2) اطاعت (3) تقویٰ اور (4) دل کی تنگی سے بچ کر ، اِنفاق اور قرضِ حسن کا اہتمام کریں، تاکہ اسلامی ریاست ، مالی استحکام کے ساتھ ، جہاد کی اگلی منزلوں کو طے کرتے ہوئے اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا﴾ (آیت: 16)۔

نظامِ سمع و طاعت، یعنی منظم جماعت اور اطاعتِ امیر، اللہ کا تقویٰ اور فیاضی کے جذبات کے بغیر، اُمتِ مسلمہ کبھی کامرانی اور کامیابی سے ہم کنار نہیں ہوسکتی۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آیت: 16)۔

آخر میں واضح کیا گیا کہ اہلِ ایمان کے ان جذبوں کا اللہ تعالیٰ قدردان ہوگا وہ ﴿شکورٌ ، حلیمٌ﴾ ہے۔ عالم غیب و شہادت ہے اور عزیز حکیم ہے۔ اس میں یہ بشارت پوشیدہ ہے کہ پہلی ہجری میں صحابۂ کرامؓ کے اس انفاق کی وجہ سے اسلام کی فتوحات کے دروازے کھلیں گے۔

مرکزی مضمون

آخرت کی ہار جیت ہی، اصل ہار جیت ﴿ تَغَابُن ﴾ ہے۔ آخرت کی کامیابی کے لیے، مال، ازواج اور اولاد کی محبتوں اور آزمائشوں کے باوجود سخاوت اور فیاضی کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ اسلامی ریاست کو استحکام حاصل ہو اور جہاد کی اگلی منزلیں آسان ہو جائیں۔

65- سُوْرَةُ الطَّلَاق

آیات : 12 ...... مَدَنِیَّۃ ...... پیراگراف : 2

طلاق کے تشریعی اَحکام

پہلا پیراگراف آیات: 1 تا 7

مرکزی مضمون :

عائلی معاملات یعنی ، میاں بیوی کے درمیان باہمی نفرت وعداوت کی صورت میں بھی ، حدودِ الٰہی اور تقویٰ کا اہتمام لازم ہے ، ورنہ قوموں پر عذاب نازل ہوجاتا ہے۔

دوسرا پیراگراف آیات: 8 تا 12

تشریعی اَحکام کی خلاف ورزی پر تکوینی قانونِ عذاب حرکت میں آجاتا ہے
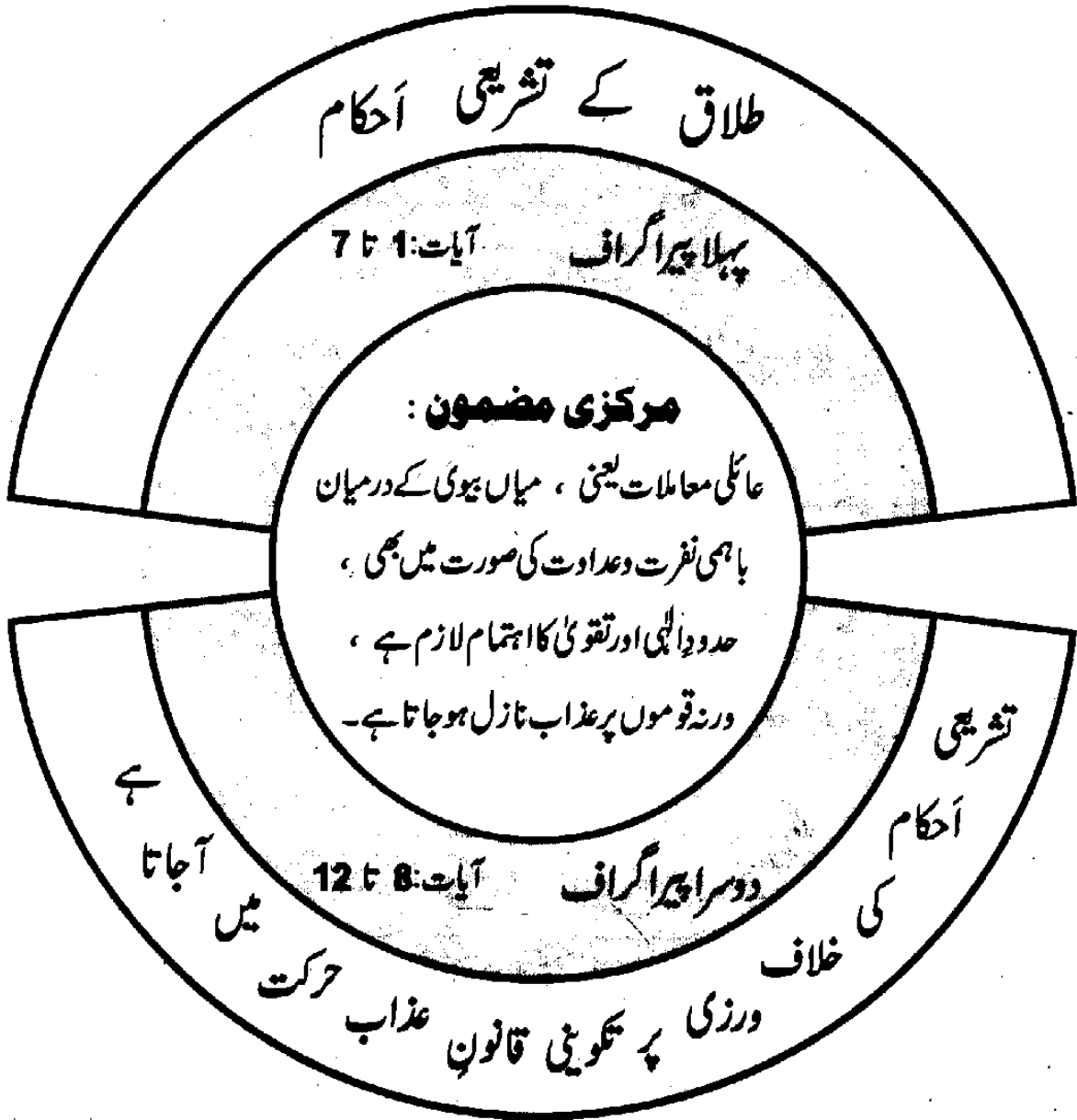
زمانۂ نزول:

سُورۃُ ﴿ البقرۃ ﴾ میں (جو بیشتر 2 ہجری میں نازل ہوئی) طلاق کے اَحکام دیے گئے تھے۔ اِن ہی احکامِ طلاق کی تکمیل وتفصیل کے لیے، غالباً 2 ھ کے اواخر میں سُورۃُ ﴿ الطلاق ﴾ نازل ہوئی۔

سورۃ الطّلاق کا کتابی ربط

1- پچھلی سورۃ ﴿التّغابُن﴾ میں، آخرت کی ہار جیت کے امتحان میں کامیابی کے لیے، ایمان لانے اور اسلامی ریاست کے استحکام کے لیے، دل کھول کر ﴿اِنفاق﴾ کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یہاں سورۃ ﴿الطّلاق﴾ میں بتایا جارہا ہے کہ اسلامی معاشرے کے استحکام کے لیے، عائلی محاذ پر بھی کتاب وسنت کی مخلصانہ پیروی لازمی و ضروری ہے۔

2- سورۃ ﴿الطّلاق﴾ میں بتایا گیا ہے کہ بیوی سے نفرت کی صورت میں بھی حدودِ الٰہی کی پاسداری ضروری ہے، جبکہ اگلی سورت ﴿التحریم﴾ میں بتایا گیا ہے کہ بیویوں سے شدید محبت کی صورت میں بھی حدودِ الٰہی کی پاسداری لازمی ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اللہ کے تشریعی اَحکام:
اس سورت میں ﴿حُدُوْدُ اللهِ (آیت:1)، ﴿اَمْرُ اللهِ﴾ (آیت:5)، ﴿اَمْرِ رَبِّهَا﴾ (آیت:8) ﴿آیاتُ اللّٰہ﴾ (آیت:11) کے الفاظ سے یہ حقیقت ذہن نشین کرائی گئی کہ اللہ ہی آمر، حاکم اور شارع (Law Giver) ہے۔ اس کے اَوامر اور تشریعی اَحکامات کی پابندی بھی لازمی ہے۔

2- تکوینی اَحکام: ﴿یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ﴾ (آیت : 12) کے الفاظ سے یہ سمجھایا گیا کہ اللہ تکوینی حاکم بھی ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان بھی، اُسی کے اوامر واَحکامات جاری وساری ہیں۔

3- اس سورت میں ﴿تقویٰ﴾ کا ذکر پانچ (5) آیات میں ہوا ہے: (آیات 1، 2، 4، 5 اور 10) معلوم ہوا کہ خاندانی نظام کی استواری کا انحصار، میاں بیوی کے التزامِ تقویٰ اور ﴿حدود اللہ﴾ کی پاسداری پر ہے۔

4- اس سورت میں اللہ کا ﴿تقوی﴾ اختیار کرنے کے چھ (6) فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

(a) ﴿مَخْرَج﴾ فراہم ہوتا ہے، مشکلات سے نکل سکتے ہیں۔ ﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ (آیت:3)

(b) وہاں سے رزق سے ملتا ہے، جہاں سے گمان نہیں ہوتا۔ ﴿وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ (آیت:4)

(c) آسانیاں فراہم ہوتی ہیں۔ ﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا﴾ (آیت:4)

(d) گناہ مٹ جاتے ہیں۔ ﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ﴾ (آیت:5)

(e) اجرِ عظیم ملتا ہے۔ ﴿وَیُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا﴾ (آیت:6)

(f) تقویٰ ، ذہانت اور عقل مندی کی دلیل ہے۔﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴾(آیت:10)

سورۃ الطلاق کا نظمِ جلی

سورۃ الطلاق کا نظم کلام دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں طلاق کے تشریعی اَحکام ہیں۔ دوسرے حصے میں اِن اَحکام کی خلاف ورزی پر تکوینی قانونِ عذاب کے حرکت میں آجانے کی دھمکی ہے۔

1۔ آیات 1 تا 7 : پہلے پیراگراف میں طلاق کے تشریعی اَحکام بیان کیے گئے ہیں۔

(a) بیویوں کو ایک ہی وقت طلاق دے کر فارغ کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔

(b) عدت کے لیے یعنی مقررہ وقت کے لیے طلاق دینے اور عدّت کی مدّت کا شمار کرنے کی ہدایت کی گئی۔

(c) شوہر کو طلاق دے کر بیوی کو گھر سے نکالنے سے روکا گیا اور بیوی کو طلاق لے کر شوہر کے گھر سے نکل جانے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ طلاق کی صورت میں بھی ﴿ حُدُود اللّٰه ﴾ اور ﴿ تقویٰ ﴾ کی پاسداری کا حکم دیا گیا۔

(d) عدّتِ طلاق کے اختتام پر، معروف طریقے سے بیوی سے رجوع کرنے یا گواہوں کی موجودگی میں جدا ہو جانے اور ﴿ تقویٰ ﴾ کو ملحوظ رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

(e) غصے، نفرت اور ایک دوسرے سے ناگواری کے ماحول میں ﴿ تقویٰ ﴾ اور ﴿ تَوَکُّل ﴾ کا اہتمام کرنے کی ترغیب دے کر ان دونوں کے فائدوں کی تفصیل بیان کی گئی۔

(f) سورۃ البقرہ میں بتایا گیا تھا کہ حائضہ عورت کی عدّتِ طلاق تین ﴿ قروء ﴾ ہے۔ یہاں مزید وضاحت کی گئی کہ وہ عورت ، جس کا حیض بند ہو چکا ہے اور وہ لڑکی جس کا حیض ابھی شروع نہیں ہوا ، دونوں کی عدتِ طلاق تین (3) ماہ ہے۔ حاملہ عورت کی عدتِ طلاق ، وضعِ حمل یعنی زچگی (Delivery) ہے۔

(g) اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے سے معاملات آسان ہو جاتے ہیں۔ گناہ مٹ جاتے ہیں اور اَجرِ عظیم ملتا ہے۔ دورانِ عدتِ طلاق بیویوں کو حیثیت کے مطابق سُکنیٰ فراہم کیا جانا چاہیے۔

(h) حاملہ عورت کو دورانِ عدتِ طلاق، زچگی تک نان نفقہ فراہم کیا جانا چاہیے۔

(i) زچگی کے بعد باہمی مشورے سے، مطلقہ بیوی بچہ کو دودھ پلا سکتی ہے، لیکن دودھ کا خرچ، باپ کے ذمے ہوگا۔ سابقہ میاں بیوی میں بچہ کو دودھ پلانے کے بارے میں اتفاقِ رائے نہ ہو تو دوسری عورت سے بھی دودھ پلوایا جا سکتا ہے۔

(j) باپ بچے پر، اور شوہر بیوی پر (تکمیلِ عدت تک) ، اپنی مالی حیثیت کے مطابق خرچ کرے گا۔

2۔آیات 8 تا 12: دوسرے پیراگراف میں، بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تشریعی اَحکام کی خلاف ورزی پر، اللہ تعالیٰ کا تکوینی قانونِ عذاب حرکت میں آجاتا ہے۔

(a) اللہ اور اُس کے رسولوں کے احکامات ﴿ حُدُوْدُ اللّٰہِ ﴾ (بالخصوص عائلی قوانین) کی خلاف ورزی کرنے والی قوموں کو عذاب دیا جاتا ہے۔ اہلِ ایمان عقل مندوں ﴿ أُولِی الالباب ﴾ کو تقویٰ کی نصیحت کی گئی۔

(b) رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد، وضاحتِ احکام، اندھیروں سے اخراج اور دخولِ جنت ہے۔

(c) تکوینی حکومت کے علاوہ، تشریعی حکومت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، چونکہ وہ ہر شئے ﴿ کُلِّ شَیۡءٍ ﴾ کا علم رکھتا ہے، اس لیے وہ ہر شئے ﴿ کُلِّ شَیۡءٍ ﴾ پر قدرت بھی رکھتا ہے۔

(Knowledge is Power) علم قوت کا نام ہے۔ جتنا زیادہ علم ہوگا، اُتنی زیادہ طاقت اور قدرت حاصل ہوگی۔ اللہ کے پاس مکمل علم بھی ہے اور مکمل طاقت بھی۔

عائلی معاملات یعنی، میاں بیوی کے درمیان باہمی نفرت وعداوت کی صورت میں بھی، حدودِ الٰہی اور تقویٰ کا اہتمام لازم ہے، ورنہ قوموں پر عذاب نازل ہوجاتا ہے۔